اور ہر سال مختلف اخبارات ورسائل میں ان پر مضامین بھی شائع ہوتے رہتے ہیں۔
اس وقت ان کی سیاسی خدمات کے تعارف میں میرے سامنے تین کتابیں ہیں پہلی کتاب، ڈاکٹر عبدالجلیل پوپل زئی کے قلم سے " ہزارہ کے مظلوم عوام اور علامہ عبدالرحیم پوپل زئی " کے عنوان سے ہے یہ ہزارہ کے علاقے میں کسانوں کی رہنمائی اور ان کے حقوق کی جدوجہد کی انقلابی تاریخ ہے۔ اس کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ دارالعلوم دیوبند کا ایک نامور فرزند اور حضرت شیخ الہند کا ایک قابل فخر شاگرد خدمات ملی اور خدمت انسانیت کے نئے میدان تلاش کرلینے اور تحریکیں پیدا کرنے کی کتنی صلاحیت رکھتا تھا۔

دوسری کتاب بھی اسی مصنف کے قلم سے ہے۔ اس کا عنوان ہے " اچھوت خاکروب ــــ مفتی اسلام کی قیادت میں " برصغیر ہند پاکستان میں سیاسی قیادت پر جاگیرداروں، سرمایہ داروں اور سرکاری خطاب یافتہ لوگوں کا قبضہ رہا ہے اور انھوں نے ادنا پیشوں کی رہنمائی، اصلاح اور تعلیم وتربیت کے مسئلے کو ہمیشہ نظرانداز کیا ہے برصغیر کی تاریخ میں صرف دو شخصیات ایسی تھیں جنھوں نے اچھوتوں کی تنظیم، سیاسی رہنمائی اور ان کی سماجی اصلاح وترقی اور تعلیم کے مسئلے کو قرار واقعی اہمیت دی اور کے لیے نہ صرف اپنے وقت ومال سے کام لیا بلکہ ان کی خاطر جسمانی تکالیف اور جیل کی سختیاں برداشت کرنے سے دریغ نہیں کیا ان دو شخصیات میں سے ایک مولانا عبدالرحیم پوپل زئی تھے۔ اور بلاشبہ ان کا پیمانہ خدمت اور جذبہ ایثار بہت بلند تھا۔
ان کی سیرت کے اس پہلو کے مطالعے کا بہترین مواد زیر نظر کتاب میں ملے گا۔ کتاب کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت علامہ پوپل زئی کو اللہ تعالیٰ نے خدمت انسانیت کا کیسا جذبہ ودیعت فرمایا تھا اور کیسا زرخیز دماغ، کس پائے کی بالغ نظری اور کیسا ذہن رسا پایا تھا۔ جو ہمیشہ خدمت انسانیت کے نت نئے طریقے ایجاد کرلیتا تھا۔
حضرت مفتی پوپل زئی پر زیر نظر تیسری کتاب " تحریک غلہ ڈھیر " کے تعارف میں رام سرن نگینہ کے قلم سے ہے۔ غلہ ڈھیر مردان سے تین میل کے فاصلے پر

ایک موضع ہے۔ ۱۹۳۰ء کی سول نافرمانی اور آزادی کی تحریک میں اس موضع کے باشندوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ برٹش حکومت کو یہ بات سخت ناگوار گزری، طورو کے نواب نے انگریز دوستی کا ثبوت پیش کرنے کا موقع غنیمت سمجھا۔ اس نے ان پر ظلم ڈھانے شروع کیے؛ اولاً تو موضع کے لوگوں نے برداشت اور تحمل سے کام لیا معاملے کو رفع دفع کرنا چاہا، لیکن گورنمنٹ اور نواب طورو نے اس سے کوئی سبق نہ سیکھا۔ اور نتیجہ وہی نکلا جو کسی تحریک کو غلط انداز سے اور حد سے زیادہ دبانے کا نکلتا ہے کسانوں کے صبر کا پیمانہ بالآخر چھلک گیا اور تاریخ آزادی وطن میں ایک خونیں باب کا اضافہ ہوگیا۔ اس تحریک کا ایک پہلو یہ تھا کہ ڈاکٹر خان کی حکومت کے خلاف انگریز اور اس کے ایک ٹوڈی کی سازش تھی۔ رام سرن نگینہ کا تعلق خود بھی کانگریس سے تھا انھوں نے تفصیل کے ساتھ انگریزوں کے تبعنے سے لے کر تحریک آزادی کے مختلف ادوار اور واقعات پر نظر ڈالی ہے اور غلہ ڈھیر کے واقعے کے پس منظر، منظر اور مابعد واقعات و نتائج پر تاریخی اور مدلل بحث کی ہے۔ چونکہ علامہ پوپل زئی کا اس تحریک کی رہنمائی میں خاص حصہ تھا اس لیے ان کی خدمت قومی کے نقش کو خاص طور پر اجاگر کیا گیا ہے۔ بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ یہ کتاب اس واقعے کے حوالے سے حضرت پوپل زئی کی خدمات کے تذکرے میں ہے۔

یہ تینوں کتابیں المحمود اکیڈمی (عزیز مارکیٹ اردو بازار) لاہور نے شائع کی ہیں۔ خوبصورت پلاسٹک کوٹڈ جلد ہے اور تینوں کتابوں کی قیمت بالترتیب ۶۵، ۴۵، ۶۵ روپیہ ہے۔